45684 ـ جدہ کے رہائشیوں پر طواف وداع واجب ہے

سوال

ہم جدہ کے رہائشی ہیں، حج کے بعد ہمارے ساتھ بعض لوگوں نے کہا کہ اہل جدہ پر طواف وادع نہیں اور ہم نے طواف وداع نہ کیا، اب ہمیں کیا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حج مکمل کرنے کے بعد جو شخص مکہ سے واپس جانا چاہے اس پر طواف وداع کرنا واجب ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، الا یہ کہ حائضہ عورت سے اس کی تخفیف کر دي گئی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1755) صحیح مسلم حدیث نمبر (1328)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس میں طواف کے وجوب کی دلیل ہے، کیونکہ اس میں تاکیدی امر ہے اور حائضہ عورت سے تخفیف کی تعبیر کی بنا پر، کیونکہ تخفیف تو اس وقت ہوتی ہے جب تاکیدی امر ہو " انتہی

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بھی شرح مسلم میں ایسا ہی کہا ہے.

علماء کرام میں اس کا اختلاف ہے کہ طواف وداع کس پر واجب ہو گا بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ جو سفر کر کے چلا گیا اور اس نے میقات تجاوز کر لیا تو اس پر طواف واجب نہیں، لیکن جو میقات کے اندر ہے اس پر طواف وداع ہو گا.

دیکھیں: رد المختار (3 / 545).

اور دوسرے علماء كا كہنا ہے كہ: جس نے قصر كى مسافت جتنا سفر كر ليا (تقريبا اسى كلو ميٹر) اس پر طواف واجب ہو گا، ليكن اس سے كم پر واجب نہيں.

اور امام شافعى اور امام احمد رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے كہ جو بھى مكہ سے سفر كر كے وہاں سے نكلے اس پر طواف واجب ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى " المجموع " ميں كہتے ہيں:

" ہم نے بغوى رحمہ اللہ تعالى سے ذكر كيا ہے كہ: جو شخص بھى مكہ سے قصر كى مسافت جتنا سفر كرنا چاہے اسے طواف وداع كرنا ہوگا، ان كا كہنا ہے كہ: اگر وہ قصر كى مسافت سے كم سفر كرنا چاہے تو اس پر طواف وداع نہيں اور صحيح اورمشہور يہ ہے كہ عموم احاديث كى بنا پر صحيح اور مشہور يہ ہے كہ جو شخص قصر كى مسافت تك سفر كرنا چاہتا ہے چاہے وہ سفر كى مسافت قريب ہو يا بعيد وہ طواف وداع كرے گا " انتہى

ديكھيں: المجموع (8 / 236).

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنى " ميں رقمطراز ہيں:

" جس كا گھر حرم كى حدود ميں ہو مثلا مكہ كا رہائشى تو اس پر طواف وداع نہيں ہے، اور جس كى رہائش حرم سے باہر اور اس كے قريب ہو تو خرقى رحمہ اللہ تعالى كى كلام كا ظاہر يہ ہے كہ وہ وہاں سے طواف وداع كرے بغير نہ نكلے، ابو ثور رحمہ اللہ كا قول يہى ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ تعالى كا قياس ہے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے مندرجہ ذيل فرمان كے عموم كى بنا پر:

نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم ميں سے كوئى بھى اس وقت تك نہ جائے يہاں تك كہ اس كا آخرى كام بيت اللہ كا طواف ہو "

اور اس ليے بھى كہ وہ مكہ سے باہر كا رہائشى ہے لہذا دور رہنے والے كى طرح اسے بھى طواف وداع كرنا ہو گا" انتہى كچھ كمى و بيشى كے ساتھ.

ديكھيں: المغنى لابن قدامہ (5 / 337).

لہذا يہ قول كہ جدہ والوں پر طواف وداع نہيں بعض اہل علم كا يہ قول صحيح نہيں كيونكہ ان پر طواف وداع واجب ہے، تو اس بنا پر جو طواف وداع ترك كرے گا اس پر دم لازم آتا ہے (ايك بكرى يا گائے كا ساتواں حصہ) جو مكہ ميں ذبح كر كے وہاں حرم كے مساكين ميں تقسيم كيا جائے، اور اسى طرح ہر اس شخص پر بھى جو حج اور عمرہ كا واجب

ترک کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جو جدہ کا رہائشی ہے اس پر واجب ہے کہ وہ مکہ سے طواف وداع کیے بغیر نہ نکلے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (23 / 353).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جدہ کے رہائشی کچھ لوگوں نے طواف وداع نہ کیا اور جدہ واپس آگئے ان کے متعلق کیا حکم ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" حج صحیح ہے، لیکن آپ لوگوں نے طواف وداع ترک کر کے غلطی کی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کو طواف وداع کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

" تم میں سے کوئی بھی طواف وداع کیے بغیر نہ جائے "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب سب حجاج کو شامل ہے چاہے وہ جدہ کے رہائشی ہوں یا کہیں اور کے، سب ملك والوں پر واجب ہے - چاہے وہ جدہ یا طائف وغیرہ کے ہوں - کہ وہ طواف وداع کریں، بعض علماء کرام نے ان لوگوں کے لیے اجازت دی ہے جو قصر کی مسافت سے کم سفر کریں کہ انہیں طواف وداع نہ کرنے کی اجازت ہے مثلا بحرہ وغیرہ کے رہائشی.

ان علماء کا کہنا ہے کہ: ان پر طواف وداع نہیں، لیکن احتیاط یہی ہے کہ حرم کی حدود سے باہر رہنے والے ہر شخص کو حج کے بعد طواف وداع کرنا چاہیے، اور جدہ کے رہائشی تو دور ہیں، اور اسی طرح طائف والے بھی، لہذا ان پر واجب ہے کہ وہ مکہ سے نکلنے سے قبل طواف وداع کریں، کیونکہ وہ حدیث میں شامل ہوتے ہیں، جس نے بھی ان میں سے طواف وداع ترک کیا اس پر دم ہے ایك بکری مکہ میں ذبح کر کے اس کا گوشت حرم کے فقراء میں تقسیم کی جائے، یا پھر اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ تقسیم کیا جائے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (17 / 394).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" آپ حج کے بعد طواف وداع کیے بغیر جدہ نہ جائیں، اور اگر آپ طواف وداع کیے بغیر ہی سفر کر جائیں تو آپ کو

حرم میں ایك بكرا ذبح كرنا ہو گا اور اس میں سے آپ نہ كھائیں بلكہ یہ فقراء حرم كو كھلائیں، اس لیے كہ حج كے بعد طواف وداع واجب ہے.

اس كی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما كی اس حدیث كا عموم ہے:

" لوگوں كو حكم دیا گیا كہ ان كا آخری كام بیت اللہ كا طواف ہو، لیكن حائضہ عورت سے اس كی تخفیف كر دی گئی "

متفق علیہ.

طواف وداع كیے بغیر جدہ جانے پر آپ كو توبہ كرنی چاہیے " انتہی

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 303).

واللہ اعلم .